حافظ عبدالحمید عامر

لقد من الله علی المؤمنین.........الخ

آیہ مبارکہ مذکورہ بالا کو زینتِ عنوان بنانے کی غرض یہ ہے کہ ہم اس عظیم احسان پر اپنے رب تعالیٰ کا شکر بجالاسکیں جو اس نے جتایا ہے، لہٰذا ہم ہزار بار نہیں، کروڑ بار نہیں بلکہ اقلیم جہاں کے لاتعداد اشجار کے برگ وگل کی تعداد کے برابر شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں ان خوش نصیب مومنین میں شامل فرمایا جن کی طرف سیدنا و مولانا محمد ﷺ نبی بنا کر بھیجے گئے۔ ہم اپنی خوبیٔ قسمت پر نازاں ہیں کہ ہم حضور اقدس ﷺ کے امتی ہیں۔ جن پر اللہ جل جلالہٗ احسان فرمائیں۔ انہیں اور کیا چاہیے۔ ہم وہ معزز و محترم امت ہیں کہ جن کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کل وُلدِ آدم کے سردار اور بارگاہِ قدس میں اتنے باوقار ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس مقامِ محمود پر فائز فرمائیں گے کہ جس کی رفعتوں اور عظمتوں کا حال اسی کو معلوم ہے۔ اسی فوزِ عظیم کے پانے کے بعد حضور اقدس ﷺ شفاعتِ کبریٰ کے مجاز ہوں گے اور سب سے اولین سفارش ہمارے ہی حق میں فرمائیں گے۔ لہٰذا شکر اور فخر ہمارا سرمایہ ہے۔ شکر اللہ تعالیٰ کا اس امر پر کہ اس نے ہمیں امتِ محمدیہ ﷺ میں پیدا فرما کر مایہ افتخار سے نوازا۔

ہماری پہلی اور آخری غایت اپنے رب تعالیٰ کی رضا، خوشنودی اور محبت ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام غایات کے حصول کا ایک آسان طریقہ ﴿فاتبعونی﴾ میں بتا دیا۔ اتباعِ نبویؐ، رضائے الٰہیہ کے حصول کا ذریعہ ہے اور یہ قرآن کا حکم ہے۔ لہٰذا ہم پر واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کیلئے ہم حدیث نبوی، سنت نبوی اور سیرت نبوی پر بغیر کسی کمی بیشی کے عمل کریں کیونکہ اس کی صحت پر اللہ تعالیٰ کی ضمانت اور شہادت موجود ہے۔ ﴿انك لمن المرسلين، على صراطٍ مستقيم﴾ یہ دوسرا بڑا کرم ہے، رب العالمین کا کہ اس نے ہمیں صراطِ مستقیم کی تلاش میں سرگردانی سے بچالیا اور قطعیت کے ساتھ بتا دیا کہ حضور اقدس ﷺ کی سنت ہی صراطِ مستقیم ہے۔ حضور اقدس ﷺ پر یہ آیۃ مبارکہ نازل ہوئی آپ نے اسے پڑھا اور اپنے اصحاب کو پڑھائی اور اس کے مطالب سے انہیں آگاہ کیا تو اگر حضور ﷺ کے یومِ ولادت کو جشن یا عید کے طور پر منانے کا قرینہ ان مطالب میں موجود ہوتا تو صحابہ کرامؓ، جن کی عقیدت و محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ کے وضو کا پانی زمین پر نہ گرنے دیتے بلکہ ہاتھوں میں لے کر اپنے چہروں پر مل لیتے، وہ یقیناً اور یقیناً یہ جشن اور عید مناتے۔ یہ

ہرگز نہ ہوسکتا تھا کہ اصحابؓ کو اگر میلا دالنبیؐ عید کے طور پر منانے کا حکم دیا گیا تھا تو وہ خاکم بدہن کوئی کوتاہی کرتے اور اگر کرتے تو حضور ﷺ کی پیغمبرانہ زندگی میں یہ مبارک دن کم از کم تیئس بار آیا تھا، آپ ﷺ اپنے اصحابؓ کو اس کوتاہی پر متنبہ فرماتے۔ چونکہ ایسا نہیں ہوا اس لئے حقیقت یہی ہے کہ میلا دالنبی ﷺ کو جشن یا عید کے طور پر منانا مشروع نہیں ہے۔ یہ قرآن، حدیث، تعامل صحابہؓ سے ہرگز ثابت نہیں ہے۔

حضور اقدس ﷺ امت پر اللہ تعالیٰ کی عطا ہیں اور عطایا پر خوش ہونا، بے شک واجب ہے اور ہم اس پر خوش ہیں مگر اہلِ ایمان خوشیاں منانے میں من مانیاں نہیں کر سکتے۔ اسلام، اہلِ اسلام کی خوشی غمی کے طریقوں کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔ اولادِ نرینہ بلا شبہ بڑی عطا ہے اور اس پر شکر و مسرت واجب ہے لیکن آپ اس سے اتفاق کریں گے کہ بیٹے کی پیدائش پر بعض لوگ ہیجڑے نچاتے اور دوسری خرافات و حرکات کرتے ہیں تو وہ سراسر خلافِ اسلام ہیں اور اس لئے روا نہیں ہو جاتیں کہ کوئی عطائے الٰہیہ پر ان کے ذریعے خوشیاں منا رہا ہے۔

ذکرِ مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ ہم شب و روز مصطفیٰ ﷺ کی زندگی کے ایک ایک لمحہ اور ایک ایک عمل مبارک کا ذکر کرتے ہیں۔ تعلیم و تدریس حدیث، ذکرِ مصطفیٰ ہی تو ہے۔ ہم اپنے پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و صلوٰۃ پڑھتے ہیں اور اس ضمن میں ربِ محمد ﷺ اور ملائکہ مقربین کے ہم نوا ہیں اور رات کی آخری نماز میں صلوٰۃ وتر کا اختتام وصلی اللہ علی النبی وآلہ پر کرتے ہیں۔ نبی ﷺ کی اطاعت کے سوا اطاعتِ الٰہیہ کا اور کوئی ذریعہ نہیں اپناتے۔ ہمارے جمعہ کے خطبات ذکرِ مصطفیٰ ﷺ سے لبریز ہوتے ہیں ہم اپنے تمام معمولاتِ عبادت کو، حضور اقدس ﷺ کی سنت مبارکہ کے مطابق رکھتے ہیں اور ہر اس عمل کو ٹھکرا دیتے ہیں جس پر سنت محمدیؐ کی مہر نہ ہو۔ ہم اپنے تمام معاملات و مقدمات کا فیصلہ کرتے وقت فرمانِ مصطفیٰ ﷺ کو قول فیصل ٹھہراتے ہیں اور بحکم قرآن مومن کی یہی پہچان ہے۔ ربیع الاول کا مہینہ وہ مبارک مہینہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے مجبور اور بے کس انسانیت پر کرم فرمایا، یتیموں، بیواؤں اور کمزوروں کی آہوں اور نالوں کا جواب دیا اور محسنِ انسانیت کو پیدا فرمایا جنہوں نے آگے چل کر سسکتی ہوئی انسانیت کے درد کا درمان کیا۔ اسے سنوارا۔ اسے ظلم سے نجات دلائی۔ اسے شرک کی نجاست سے پاک کیا اور اللہ واحد کی توحید کو رواج دیا۔ خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا اور وہاں وحدہٗ لاشریک رب العالمین کی عبادت کو جاری کیا۔ عرب کے بدوؤں کو جہانباں کر دیا۔ غلاموں کو عساکرِ اسلامیہ کا امیر بنا دیا۔ بیٹیوں کو زندہ در گور کر دینے والوں کو ان سے محبت کرنے والا بنا دیا۔ جہلا کو علما بنا دیا۔ عورت کو شرف بخشا اور جنت ماں کے قدموں کے نیچے رکھ دی، اور فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے، جو اپنی بیویوں

سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ عورت کو بار بار میراث دلا کر اسے خود کفیل و خوشحال کر دیا مگر پھر بھی اس کی کفالت خاوند کے ذمہ رکھی۔ عورت پر مرد کی طرح ہی حصولِ علم فرض کیا۔ اس کے گوہرِ عصمت کی حفاظت کی خاطر اسے ستر میں مستور کیا۔ روشن خیالی کا ہر تصور ہمارے نبی ﷺ کی ذات اقدس سے جنم لیتا ہے کیونکہ آپ ﷺ روشن چراغ ہیں۔ ساری ہدایت، ہدیٰ محمد ہے۔ اس سے باہر جہالت ہے۔ نورِ اسلام ذاتِ نبی ﷺ سے عیاں ہوا اور آپ کا وجودِ اطہر نورِ ہدایت کا مظہر ہے۔ ہماری ساری تعلیم و تربیت کی غایتِ اولیٰ، سنت و سیرتِ نبی ﷺ کا احیاء اور اس پر عمل پیرا ہونا ہے ہم حامی سنت اور ماحی بدعت ہیں۔ بدعت کیا ہے؟ وہ عمل جو حضور ﷺ نے نہ کیا، نہ کرنے کا حکم دیا، اسے نیکی اور کارِ ثواب سمجھ کر کرنا۔ کارِ ثواب کا ایجاد کرنا نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ہی منصب تھا۔ یہ ناممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی عمل کارِ ثواب تھا مگر اس نے اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعے ہمیں نہ بتایا تھا اور اس کا انکشاف حضور ﷺ کے بعد ہوا ہو۔ حضور اقدس ﷺ حوضِ کوثر پر آبِ کوثر کے جام اپنی امت کو پلا رہے ہوں گے کہ بدعتی ٹولہ بھی حاضر ہوگا مگر فرشتے آڑ کھڑی کر دیں گے اور عرض کریں گے یہ گروہ بدعتی ہے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے بعد آپؐ کے دین میں نئی نئی باتیں داخل کی تھیں اس لئے ان پر آبِ کوثر ممنوع ہے حالانکہ ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے پس ہم اپنے نمازی بھائیوں سے خاص طور پر التجا کریں گے کہ وہ یہ ضرور دیکھا کریں کہ ان کے اعمال میں بدعت کا وجودِ ناپاک نہ ہو، مبادا ان کے کئے کرائے پر پانی پھر جائے۔

(وما علینا الا البلاغ)

ملک وجاہت علی اور ماسٹر ملک منصور و ملک رشید کو صدمہ

حافظ محمد اشرف علی ایڈووکیٹ کی اچانک وفات

مورخہ 27 دسمبر کو ملک وجاہت علی کے والد اور ماسٹر ملک منصور و ملک رشید کے بھائی حافظ محمد اشرف علی شام کے وقت اپنا دفتر کھول کر ضروری کام کیلئے اپنی گاڑی پر نکلے جب اقبال لائبریری روڈ پر پہنچے تو اچانک ہارٹ ٹیک کی وجہ سے سٹیرنگ پر بیٹھے ہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم بڑے نیک دل اور خدا ترس انسان تھے اور جامعہ کے معاونین میں سے تھے ان کی نماز جنازہ ان کے بھتیجے حافظ اعزاز الرحمٰن نے پڑھائی۔